سوال

(285) محتلم پر غسل کب واجب ہوتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص کا یہ عقیدہ ہے کہ احتلام سے غسل واجب ہوتا ہے جس میں آدمی صریحاً عمل مباشرت دیکھے اور منی بھی خارج ہو اور اگر سوئے ہوئے منی تو خارج ہو لیکن عمل مباشرت نظر نہ آئے تو وہ غسل نہیں کرتا اور اس پر تقریباً آٹھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے وہ پوچھتا ہے کہ ان سالوں کی نماز کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہے کہ خروج منی سے غسل واجب ہو جاتا ہے جب وہ حالت بیداری میں لذت کے ساتھ ٹپک کر خارج ہو اور خواب میں مطلقاً خارج ہو کیونکہ امام احمد نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اذا فضخت الماء فاغسل وان لم تكن فاضخا فلا تغتسل» (سنن ابی داود)

جب پانی اچھل کر نکلے تو غسل کرو اور اگر اچھل نہ نکلے تو غسل نہ کرو

(فضخ) کے معنی پانی کے اچھل کر اور چھلک کر خارج ہونے کے ہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا کیا احتلام ہونے کی صورت میں عورت پر بھی غسل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«نعم اذا رات الماء» (صحیح بخاری)

"ہاں اگر وہ پانی دیکھے۔ وجوب غسل مباشرت کے ساتھ مقید نہیں ہے بلکہ یہ خروج منی کے ساتھ مقید ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

«اذا فضخت الماء فاغسل» (سنن ابی داود)

''جب پانی اچھل کر نکلے تو غسل کرلو۔"

حالت بیداری میں مرد اور عورت کے صرف ختنہ کے مقامات ملنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو لہذا اس سائل کو چاہیے کہ جو احتلام کی صورت میں منی خارج ہو نے اور خواب نظر نہ آنے کی وجہ سے غسل نہیں کرتا رہا مقدور بھر کوشش کر کے ان تمام گزشتہ سالوں کی نمازوں کو پڑھے وباللہ التوفیق (فتوی کمیٹی)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ: جلد1

صفحہ نمبر292

محدث فتویٰ